اپنی مجلسوں اور محفلوں کو ہمیں حکمت واخلاق کے مدرسے بنانا چاہیے

الخطبة الأولى

الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ. **أَمَّا بَعْدُ**: فَأُوصِيكُمْ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ:(**وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ**)(١).

میرے ایمانی بھائیو! عزیز دوستو! دیندار اور سمجھدار لوگ اپنی مجلس میں کام کی بات کرتے ہیں وہ اپنی مجلسوں کو غیبت اور بدگوئی سے محفوظ رکھتے ہیں درحقیقت ان کی مجالس تربیت گاہ اور مدرسہ کا کام دیتی ہیں چنانچہ عربوں میں یہ ضرب المثل رائج ہے (الْمَجَالِسُ مَدَارِس) یعنی مجلسیں تو مدارس کے مانند ہوتی ہیں ان میں آدمی علم و حکمت سیکھتا ہے اور تجربات حاصل کرتا ہے جی ہاں میرے دوستو! مجلس درحقیقت زندگی کا مدرسہ ہے جہاں چھوٹے بڑے جمع ہوتے ہیں اس میں فیملی اور خاندان کے افراد اکٹھے ہوتے ہیں اور وہاں ہم باہمی گفتگو کا سلیقہ سیکھتے ہیں اور آپسی بات چیت کا طریقہ جانتے ہیں

نیک مقصد سے مجالس میں شریک ہونے والو! مجلسوں میں اپنے لوگوں کا جمع ہونا ایک بہترین موقع ہے لہٰذا اسے اپنی ترجیحات میں رکھیں اس سے خوب فائدہ اٹھائیں، اپنی محفلوں کو حسنِ اخلاق سے معطر کریں، آدابِ مجلس کی رعایت کریں، شرکاء اور حاضرین کا بھرپور خیال رکھیں اپنے مہمانوں اور ملاقاتیوں کا اعزاز واکرام کریں نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ»[٢] جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہیے، اپنے ہم نشینوں کی گفتگو غور سے سنیں ان کی بات کو اہمیت دیں اور فون وغیرہ میں مشغول ہوکر ان سے غافل نہ ہوں اس لئے کہ اپنے ملاقاتیوں سے اعراض برتنا اور ان سے بے توجہ ہو جانا تہذیب وشرافت کی بات نہیں یہ اسلامی آداب واخلاق کے مُنافی ہے مجلس کے سلسلے میں نبی رحمۃٌ لِّلعٰلَمِین ﷺ کا معمولِ مبارک ہمارے سامنے ہے ایک مرتبہ رسولِ اکرم ﷺ کی انگوٹھی نے آپ ﷺ کو مصروف کردیا اور حاضرین پر پوری طرح نظرِ کرم فرمانے میں خلل ڈال دیا تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «شَغَلَنِي هَذَا عَنْكُمْ... إِلَيْهِ نَظْرَةٌ،

وَإِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ»(٣). اس (انگوٹھی) نے مجھے تم سے مصروف کیے رکھا... میں کبھی اسے دیکھتا تھا کبھی تم لوگوں کو" اسکے بعد آپ ﷺ نے اسے اتار پھینکا اور تمام تر نظرِ عنایت حاضرینِ مجلس کی طرف فرمادی

آدابِ مجلس کی رعایت کرنے والو! مجلس کا راز ایک امانت ہے اسے کہیں ظاہر مت کرو بلا اجازت کسی کی تصویر نہ لو کیونکہ اس میں پرائیویسی کی بے حرمتی ہے لوگوں کی عزت وآبرو پر تبصرہ کرکے مجلس کو آلودہ مت کرو اور غِیبت وغیرہ سے مجلس کو داغدار مت بناؤ اس میں حددرجہ احتیاط کرو باری تعالٰی نے سختی کے ساتھ ہمیں غِیبت سے منع فرمایاہے: (وَلَا يَغْتَب بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ)(٤). اور ایک دوسرے کی غِیبت نہ کرو کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے اس سے تو تم خود نفرت کرتے ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو، یا اللہ! ہم سب کو مجلس کے اداب و اخلاق پر عمل کی توفیق عطا فرما اور غِیبت و بہتان اور چغلی وغیرہ سے ہماری حفاظت فرما (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)(٥).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَة

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ!عزیز دوستو!متحدہ عرب امارات میں مجلسوں کا بہترین انتظام ہے جگہ جگہ شعبی مجلسیں موجود ہیں جہاں آداب واحترام کا بھرپور لحاظ ہوتا ہے بلاشبہ یہ ایک پاکیزہ روایت اور عمدہ خصلت ہے بہرحال ہمیں آپسی بیٹھک کی قدر کرنی چاہیے اور مجالس کو غنیمت سمجھنا چاہیے اس طور پر کہ ہم ان میں شوق سے شرکت کریں اور نئ نسل کے دلوں میں ان کی اہمیت بٹھائیں چھوٹوں کواپنے ساتھ لیکر مجلس میں شریک ہوں تاکہ وہ بھی آپ کی پاکیزہ عادات کوسیکھیں پھر وہ اپنے وطن اور خاندان کی پاکیزہ روایات کے وارث بنیں اور آپ حضرات مجلسوں کے آداب و احترام میں بچوں کیلئے نمونہ بنیں اس طور پر کہ مجلس کاراز کہیں ظاہر نہ کریں، بڑوں کااحترام کریں وہاں آنے والے مہمانوں کا اکرام کریں اور اس سلسلے میں اسلامی تعلیمات پر عمل کریں نیز ان عادات وروایات کالحاظ کریں جنہیں ہم نے اپنے آباء واجداد سے سیکھا ہے اور مجلسوں میں ذِکرِ الٰہی کااہتمام کیاکریں اس میں قطعًا غفلت نہ ہونے پائے رسول اکرم ﷺ نے اس کی تاکید فرمائی ہے:«مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا

اللَّهَ فِيهِ، وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ؛ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً»[٦]. جولوگ بھی کسی مجلس میں جمع ہوں اور پھر اس میں نہ اللہ کا ذِکر کریں اور نہ اپنے نبی ﷺ پر دُرود پڑھیں تو وہ مجلس ان لوگوں کے لئے حسرت[٧]. اور پچھتاوے کا باعث ہوتی ہے پھر معلوم ہونا چاہیے کہ مجلس کے آخر پڑھنے کیلئے سب سے افضل دعا وہ ہے جو نبی کریم ﷺ نے ہمیں سکھائی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ اپنی مجلس کے آخر میں یہ دعا پڑھتے باری تعالیٰ جلّ جلالہ کی طرف سے یہ دعا حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ تک پہونچائی تھی[٨]: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ» اس کی فضیلت کے بارے میں حدیث کے آخر میں ارشاد ہے «كَفَّارَةُ مَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ»[٩]. یہ دعا مجلس میں ہونے والی خطاؤں کا کفارہ بن جاتی ہے آخر میں دعا کہ اِلٰہَ العٰلمِیْن! ہماری مجلسوں کو سعادت و برکت اور الفت و محبت کا گھوارہ بنا اور ان کو خیر و برکت اور سکینت و طُمانیت سے مالامال فرما ***

وصَلِّ يَا رَبَّنَا وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، والرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَعُمَّ الْعَالَمَ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِك فَسِيحَ جَنَّاتِك، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِك وَغُفْرَانِك.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) البقرة: ٢٢٣.
(٢) متفق عليه.
(٣) أحمد: ٢٩٦٣، والسنن الكبرى النسائي: ٩٤٧١.
(٤) الحجرات: ١٢.
(٥) النساء: ٥٩.
(٦) الترمذي: ٣٣٨٠.
(٧) التوضيح لشرح الجامع الصحيح: ٢٩/٣٧٠.
(٨) المستدرك: ١٩٧٢، والسنن الكبرى للنسائي: ١٠١٨٩.
(٩) أحمد: ١٩٨١٢.